دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar 6762　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 25-09-2019

گاؤں، دیہات میں جمعہ پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے؟ کیا اس سے ظہر ساقط ہو جائے گی؟

سائل: محمد عثمان (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

گاؤں کے وہ سب لوگ جن پر شرائطِ جمعہ (مسلمان مرد، مقیم، تندرست، عاقل، بالغ) پائے جانے کی صورت میں شرعاً جمعہ فرض ہوجاتا ہے، گاؤں کی سب سے بڑی مسجد میں نماز پڑھیں اوراس میں پورے نہ آسکیں، بلکہ اس کی توسیع کرنا پڑے، تو ایک روایت کے مطابق ایسے گاؤں میں جمعہ درست ہے اور فی زمانہ مفتیان کرام نے اسی روایت پر فتوی دیا ہے اورایسے گاؤں میں نمازِ جمعہ اداکرنے سے ظہر ساقط ہو جائے گی اوراگر گاؤں میں اتنے افراد نہ ہوں، تواس میں نماز جمعہ شروع کرنا، ناجائزو گناہ ہے اوروہاں کے بالغ افراد پر ظہر فرض ہو گی۔

امام اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ تعالی "عنایہ" میں لکھتے ہیں: "وعنه أی أبی یوسف (أنهم اذا اجتمعوا) أی اجتمع من تجب علیه الجمعة لا کل من یسکن فی ذلک الموضع من الصبیان والنساء والعبید لأن من تجب علیهم مجتمعون فیه عادة۔قال ابن شجاع؛أحسن ماقیل فیه اذا کان أهلهابحیث لو اجتمعوافی أکبرمساجد هم لم یسعهم ذلک حتی احتاجواالی بناء

مسجد آخر للجمعة "ترجمہ: یعنی امام ابویوسف سے روایت ہے کہ وہ لوگ جن پر جمعہ لازم ہے نہ کہ وہ تمام لوگ جو وہاں سکونت پذیر ہیں مثلاً بچے، خواتین اور غلام۔ ابن شجاع نے کہا کہ اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ جب جمعہ کے اہل لوگ وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو سما نہ سکیں حتی کہ وہ جمعہ کے لئے ایک اور مسجد بنانے پر مجبور ہوں۔

(عنایہ شرح ھدایہ، کتاب الصلاۃ، ج02، ص52، مطبوعہ بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:" المصر وھو مالا یسع اکبر مساجدہ اھلہ المکلفین بھا وعلیہ فتویٰ اکثر الفقھاء "ترجمہ: شہر وہ ہے کہ اس کی مساجد میں سے بڑی مسجد میں وہاں کے وہ باشندے نہ سما سکیں جن پر جمعہ فرض ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کرام کا فتویٰ ہے۔

(ردالمحتار معہ درمختار، کتاب الصلاۃ، ج03، ص06، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"وعن ابی یوسف انہ ما اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدھم للصلوات الخمس لم یسعھم وعلیہ فتویٰ اکثر الفقھاء وقال ابو شجاع: ھذا احسن ماقیل فیہ۔ وفی الولوالجیۃ: وھو الصحیح "ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ شہر وہ ہے کہ جب وہاں کے باشندے اپنی مساجد میں سے بڑی مسجد میں نمازِ پنجگانہ کے لئے جمع ہوں تو وہ انھیں کم پڑ جائے اور اسی پر اکثر فقہاء کرام کا فتویٰ ہے۔ ابو شجاع علیہ الرحمۃ نے فرمایا: یہ بہترین تعریف ہے جو شہر کی گئی ہے اور ولوالجیہ میں ہے کہ یہی تعریف صحیح ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ج02، ص247، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"ہاں ایک روایت نادرہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ آئی ہے کہ جس آبادی میں اتنے مسلمان مرد، عاقل، بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے، وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے

گی۔۔۔جس گاؤں میں یہ حالت پائی جائے اس میں اس روایت نوادر کی بنا پر جمعہ وعیدین ہو سکتے ہیں اگرچہ اصل مذہب کے خلاف ہے مگر اسے بھی ایک جماعت متاخرین نے اختیار فرمایا اور جہاں یہ بھی نہیں وہاں ہر گز جمعہ خواہ عید مذہب حنفی میں جائز نہیں ہو سکتا بلکہ گناہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج08، ص347، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اور ایسی جگہ جہاں جمعہ پڑھنا جائز نہیں، وہاں ظہر کی نماز کے بارے میں خاتم المحققین علامہ محمد امین بن عابدین شامی نقل فرماتے ہیں: "لو صلوا فی القری لزمهم أداء الظهر" ترجمہ: اگر لوگ (ایسے) گاؤں میں (جہاں جمعہ جائز نہیں) جمعہ ادا کریں تو ان پر ظہر کی نماز ادا کرنا ہی ضروری ہے۔

(ردالمحتار معہ درمختار، ج03، ص08، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر قادری عطاری

25محرم الحرام1441ھ/25ستمبر2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمدقاسم عطاری